## سوال

لڑکی کا مہر باپ لے سکتا ہے ؟

## جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ہمارے ہاں نورستان میں کچھ دنوں قبل لڑکیوں کو مہر کے بارہ میں کوئی خبر نہ تھی کہ ہمارا حق ہے جو ہمیں ملنا چاہیے اب ان کو سوجھ بوجھ ہو گئی کہ ہمارا حق ہے اور ہمیں ملنا چاہیے تو کچھ علماء نے فتویٰ دے دیا ہے کہ لڑکی کا مہر باپ لے سکتا ہے دلیل یہ پیش کرتے ہیں ۔ حدیث :

«عن عائشۃ رضی ا عنہا قالت قَالَ رَسُوْلَ ا ﷺ اِنَّ اَطْیَبَ مَا اَکَلْتُمْ مِنْ کَسْبِکُمْ وَاِنَّ اَوْلاَدَکُمْ مِنْ کَسْبِکُمْ» رواہ الخمسة- مشکوۃ- کتاب البیوع باب الکسب وطلب الحلال- الفصل الثانی

''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ سب سے پاکیزہ وہ ہے جو تم اپنی کمائی سے کھاؤ اور بے شک تمہاری اولاد تمہاری کمائی سے ہے''

«وَفِیْ لَفْظٍ وَلَدُ الرَّجُلِ مِنْ اَطْیَبِ کَسْبِهٖ فَکُلُوْا مِنْ اَمْوَالِهِمْ هَنِیْئًا» رواہ احمد ص 41 ج 6

''اور ایک حدیث میں ہے کہ آدمی کی اولاد اس کی پاک کمائی سے ہے تو تم ان کے مالوں سے چین سے کھاؤ''

«وَحَدِیْثُ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ اَنْتَ وَمَالُکَ لِأَبِیْکَ» رواہ ابن ماجہ وابوداوٗد مشکوۃ- کتاب النکاح باب النفقات وحق المملوک الفصل الثانی

''اور جابر رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے کہ تو اور تیرا مال تیرے باپ کے لیے ہے'' ان حدیثوں کی روشنی میں کہتے ہیں کہ لڑکی کا باپ مہر کا حق دار ہے ؟

---

# الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اس حدیث کو ملحوظ رکھنے کے ساتھ ساتھ میراث والی آیات کو بھی پیش نظر رکھیں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ اولاد کے مال میں والدین کا حصہ ہے اور والدین کے مال میں اولاد کا حصہ ہے نیز ثابت ہوتا ہے کہ اولاد اپنے مال کی خود آپ مالک ہے یوں نہیں کہ اولاد کے مال کا مالک ان کا والد ہو ورنہ لازم آئے گا کہ والد اپنی اولاد کے مال کا ان کی وفات کے بعد وارث نہ بنے اور والد کے علاوہ مثلاً اولاد کی بیوی یا خاوند یا اولاد کی اولاد کو کچھ نہ ملے کیونکہ اس صورت میں والد کو اولاد کے مال کا مالک فرض کر لیا گیا ہے تو اس صورت مفروضہ میں اولاد کے مال کی حیثیت والد کی بنسبت بالکل وہی ہوگی جو عبد مملوک کے مال کی حیثیت اس کے مالک کی بنسبت ہوتی ہے اور ضروریات دین سے معلوم ہے کہ والد اور اولاد کا باہمی تعلق بسلسلہ ملک مال اور مالک اور عبد مملوک کا باہمی تعلق بسلسلہ ملک مال دونوں جدا جدا ہیں ۔

پھر آیت :

وَءَاتُوا۟ ٱلنِّسَآءَ صَدُقَـٰتِهِنَّ نِحْلَةً ۚ فَإِن طِبْنَ لَكُمْ عَن شَىْءٍ مِّنْهُ نَفْسًا فَكُلُوهُ هَنِيٓـًٔا مَّرِيٓـًٔا --النساء 4

''اور عورتوں کو ان کے مہر خوشی سے دے ڈالو اور اگر وہ اپنی خوشی سے کچھ تم کو چھوڑ دیں تو چین سے اس کو کھاؤ۔'' میں ایک تفسیر کے مطابق خطاب اولیاء کو ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ عورت کا ولی عورت کے مہر کو عورت کی رضا کے بغیر نہیں کھا سکتا ۔ تو سب دلائل کے پیش نظر اولیاء کو چاہیے کہ وہ اپنی مولیات کے مہر ان کی رضا کے بغیر خواہ مخواہ ہڑپ نہ کریں اور مولیات کو چاہیے کہ وہ اپنے اولیاء کے حق کو ملحوظ رکھیں انہیں بوقت ضرورت اپنے مہر سے کچھ برضاء و رغبت دے دیں ۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

## احکام و مسائل

## نکاح کے مسائل ج1ص319